

اضافہ فرما کر اسے نہایت احسن طریق سے مکمل کر دیا ہے اور وہ اضافہ ”سفر و حضور کو تیرے علاوہ کوئی یکجا نہیں کر سکتا“ سے لے کر آخر کلام تک ہے۔

--☆☆--

خطبہ (۴۷)

(کوفہ پر وارد ہونے والے مصائب کے متعلق فرمایا)

اے کوفہ! یہ منظر گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ تجھے اس طرح سے کھینچا جا رہا ہے جیسے بازار عکاظہ کے دباغت کئے ہوئے چمڑے کو اور مصائب اور آلام کی تاخت و تاراج سے تجھے کچلا جا رہا ہے اور شہداء و حوادث کا تو مرکب بنا ہوا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ جو ظالم و سرکش تجھ سے برائی کا ارادہ کریگا اللہ اسے کسی مصیبت میں جکڑ دے گا اور کسی قاتل کی زد پر لے آئے گا۔^ط

--☆☆--

يَا بَلَدِ كَلَامٍ وَ تَمَمَهُ بِأَحْسَنِ تَمَامٍ مِنْ قَوْلِهِ: «وَلَا يَجْمَعُهُمَا غَيْرُكَ» إِلَى الْخَيْرِ الْفَضْلِ.

-----☆☆-----

(۴۷) وَمِنْ كَلَامِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فِي ذِكْرِ الْكُوفَةِ
كَانِي بِكَ يَا كُوفَةُ! تَمَدِّينَ
مَدَّ الْأَدِيمِ الْعُكَاظِيَّ، تُعْرِكِينَ
بِالنَّوْازِلِ، وَتُزَكِّبِينَ بِالزَّلَازِلِ،
وَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّ مَا أَرَادَ بِكَ جَبَّارٌ
سُوْءًا إِلَّا ابْتِلَاؤَهُ اللَّهُ بِشَاغِلٍ،
وَرَمَاهُ بِقَاتِلٍ!

-----☆☆-----

ط زمانہ جاہلیت میں ہر سال مکہ کے قریب ایک بازار لگتا تھا جس کا نام ”عکاظہ“ تھا جہاں زیادہ تر کھالوں کی خرید و فروخت ہوتی تھی جس کی وجہ سے چمڑے کو اس کی طرف نسبت دی جاتی تھی۔ خرید و فروخت کے علاوہ شعر و سخن کی محفلیں بھی جمتی تھیں اور عرب اپنے کارنامے سنا کر داد و تحسین حاصل کرتے تھے مگر اسلام کے بعد اس کا نعم البدل حج کے اجتماع کی صورت میں حاصل ہو جانے کے وجہ سے وہ بازار سرد پڑ گیا۔

ط امیر المؤمنین علیؑ کی یہ پیشین گوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی اور دنیا نے دیکھ لیا کہ جن لوگوں نے کوفہ میں اپنی قبرمانی قوتوں کے بل بوتے پر ظلم و تمہ ڈھائے تھے ان کا انجام کتنا عبرتناک ہوا اور ان کی ہلاکت آفرینوں نے ان کیلئے ہلاکت کے کیا کیا سر و سامان کئے۔ چنانچہ زیاد ابن ابیہ کا حشر یہ ہوا کہ جب اس نے امیر المؤمنین علیؑ کے خلاف ناسزا کلمات کہلوئے کیلئے خطبہ دینا چاہا تو اچانک اس پر فاج لگ کر اور پھر وہ بستر سے نہ اٹھ سکا۔ عبید اللہ ابن زیاد کی سفاکیوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ کوڑھ میں مبتلا ہو گیا اور آخر خون آشام تلواروں نے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ حجاج بن یوسف کی خونخواریوں نے اسے یہ روز بد دکھایا کہ اس کے پیٹ میں سانپ پیدا ہو گئے جس کی وجہ سے تڑپ تڑپ کر اس نے جان دی۔ عمر ابن ابیہ مبروص ہو کر مر۔ خالد قسری نے قید و بندی کئی سختیاں جھیلیں اور بری طرح مارا گیا۔ مصعب ابن زبیر اور یزید ابن مہلب بھی تیغوں کی نذر ہوئے۔

☆☆☆☆☆